جمع متون الحدیث کی قدیم وجدید تدوینی صورتوں کا اختصاصی مطالعہ

A Special Study of the Old and New Forms of Compilation of the Accumulated Texts of the Hadiths

ملک کامران *

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر**

Abstract:

Conflict among citations, logic and wisdom cause the ideology to be diverse. Differences among Muslims upon certain Islamic divine orders are existed. Occasionally they contradict each other. One of such conflict exists because of presence of addition and omission of words by Matoons words in Hadith and that occurs when all segments of citation are not available to the researcher. Unless complete statement and context of Hadith is not available for contrast, it is impossible to extract right direction and result in derived problems. Complete statement and context should be available for the researcher that's why Muhaddsin collected hadith in various phases. In the first phase they collected Matoon e hadith the first stage was to write a book of Matoon accompanying certification. In second phase Matoons were collected without certification at a place. In third phase segments of Matoon are collected to limited extent. In fourth and final phase all elements of hadith along with its contextual back ground was collected. The contextual elements were ordered as they occurred. In the following passage "Jama Al Matoon" therefore mentioned four phases are elaborated.

Key words: Matoon ul hadith, Muhaddsin,jma al matoon, certification.

سنت رسول ﷺ کے تعین کے لیے 'محدثین' نے فن حدیث کا ایک خاص اسلوب اختیار کیا ہے ، یہ کہ عموماً وہ تمام احادیث اور روایات حدیث اکٹھی کر لیتے ہیں جو کسی ہدایت نبوی ﷺ یا آپ کے زمانے میں پیش آنے والے مخصوص واقعہ سے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ کام بالکل اسی طرح ہوتا ہے جیسے تفتیشی پولیس یا عدالت کسی وقوعہ جرم یا نزاع کی تصدیق یا نوعیت معلوم کرنے کے لیے متعدد گواہان کے بیان سے کام لیتی ہے - نصوص سے استدلال اور فہم کے اختلاف سے نظریات کا مختلف ہونا لازمی امر ہے مسلمانوں کے درمیان اسلامی احکام میں مختلف آراء اور رویے پائے جاتے ہیں بسا اوقات یہ نظریات ایک دوسرے کی ضد دکھائی دیتے ہیں ان اختلافات کی ایک نوعیت متون حدیث میں الفاظ کی کمی وزیادتی ہے جس کی وجہ سے استنباط مسائل میں حکم مختلف ہو جاتا ہے۔

کسی حدیث کی عبارت یا واقعہ کی پوری تصویر موازنہ کے لیے اگر سامنے نہ ہو گی اس وقت تک اخذ مسائل میں درست سمت اور نتیجہ محال ہو گا اسی ضرورت کو سمجھتے ہوئے محدثین نے متون کو ایک

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

** پروفیسر، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

جگہ جمع کرنے کی مختلف ادوار میں اپنی اپنی بساط کے مطابق کوشش کی اور اہل تحقیق و علمائے امت کے لیے مکمل نصوص ترتیب دیں جس سے استخراج مسائل و احکام آسان ہوا۔ لہٰذا محدثین نے مختلف ادوار میں احادیث رسولؐ کے متون کو اکٹھا کیا جس میں پہلا دور اسناد کے ساتھ متون کی کتب لکھی گئیں دوسرے مرحلہ میں اسناد کے بغیر متون ایک جگہ پہ جمع کئے گئے۔ اسی طرح تیسرے مرحلے میں متون کی جزئیات کو محدود پیمانے پہ یکجا کیا گیا اور چوتھے اور آخری مرحلے میں ایک واقعہ یا حدیث کے تمام تر پہلوؤں کو اکٹھا کر کے واقعاتی ترتیب کو عمل میں لایا گیا زیر نظر تحریر میں جمع المتون کے مذکورہ مراحل کا اختصاصی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

جمع متون کی اہمیت و ضرورت:

امام احمد بن حنبل (241ھ) فرماتے ہیں:

"الحديث إذا لم تجمع طرقه لم تفهمه والحديث يفسر بعضه بعضا"(1)

"جب تک حدیث کے طرق جمع نہ ہوں اسے نہیں سمجھا جا سکتا اور حدیث کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے۔"

ابن المدینی (234ھ) فرماتے ہیں:

"الباب إذا لم تجمع طرقه، لم يتبين خطؤه"(2)

"کسی موضوع کے جب تک طرق اکٹھے نہ ہوں تو اس کے پہلو واضح نہیں ہوتے۔

ابراہیم بن سعید الجوہری (244ھ) فرماتے ہیں:

"كل حديث لا يكون عندي من مائة وجه فانا فيه يتيم"(3)

"ہر وہ حدیث کہ جو سو وجوہ سے میرے پاس نہیں تو میں اس میں یتیم ہوں"

ابو حاتم الرازی (277ھ) فرماتے ہیں:

"لو لم يكتب الحديث من ستين وجها ما عقلناه (4)"

"جب تک حدیث ساٹھ وجوہ سے نہ لکھی جائے ہم اسے نہیں سمجھ سکتے۔"

اسی طرح ایک اور جگہ پہ کہتے ہیں:

"ما رأيت على وجه الأرض من يحسن صناعة السنن ويحفظ ألفاظها الصحاح ويقوم بزيادة كل لفظةزاد ها في الخبر ثقة حتى كأن السنن كلها بين عينيه إلا محمد بن إسحاق بن خزيمة فقط"(5)

"میں نے محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے علاوہ روئے زمین پہ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو سنن کے فن کو اچھا کرتا ہو اور صحاح کے الفاظ کو یاد رکھتا ہو، اور ہر اس لفظ کی زیادتی جو ایک ثقہ راوی نے خبر میں کی ہے اسے اس طرح قائم کرتا ہو گویا سب کی سب سنن اس کی آنکھوں کے سامنے ہو"

ابراہیم الحربی (285ھ) کہتے ہیں:

"میں نے المسیبی سے سنا انہوں نے کہا ہم نے واقدی کو مدینہ میں مسجد نبوی میں کے ستون سے ٹیک لگائے درس دیتے دیکھا۔ ہم نے انہیں کہا: آپ کس چیز کا درس دے رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: 'مغازی' کے ایک جز کا۔ ہم نے انہیں کہا کاش آپ ہمیں ہر راوی کی علیحدہ حدیث بیان کریں! تو انہوں نے کہا طویل ہو جائے گا۔ ہم نے انہیں کہا ہم راضی ہیں۔ وہ ہم سے ایک جمعہ غائب رہے پھر ہمارے پاس اکیس جلدیں لائے برمکی کی حدیث میں سو جلدوں کا ذکر ہے۔ تو ہم نے انہیں کہا آپ ہمیں پہلے معاملے کی طرف ہی لوٹائیں"(6)

امام شاطبی (454ھ) کہتے ہیں:

"ومدار الغلط في هذا الفصل إنما هو على حرف واحد، وهو الجهل بمقاصد الشرع، وعدم ضم أطرافه بعضها ببعض؛ فإن مأخذ الأدلة عند الأئمة الراسخين إنما هو على أن تؤخذ الشريعة كالصورة الواحدة بحسب ما ثبت من كلياتها وجزئياتها المرتبة عليها"(7)

"اس فصل میں غلطی کا دار و مدار ایک چیز پر ہے اور وہ یہ ہے کہ مقاصد شریعہ سے جہالت اور شرع کے مختلف اطراف کو ایک دوسرے سے نہ ملانا۔ آئمہ راسخین کے ہاں ماخذ ادلہ یہ ہیں کہ شریعت کو کلیات و جزئیات کے ثبوت کے ساتھ ایک ہی صورت میں لیا جائے"

خطیب بغدادی (463ھ) فرماتے ہیں:

"قل ما يتمهر في علم الحديث ويقف على غوامضه ويستثير الخفي من فوائده

إلا من جمع متفرقه وألف متشتته وضم بعضه إلى بعض واشتغل بتصنيف أبوابه وترتيب أصنافه"(8)

"ایسے لوگ بہت کم ہیں جو علم حدیث میں مہارت رکھتے ہوں اور اس کے غموض سے واقف ہوں اور اس کے فوائد کے مخفی پہلوؤں کو ظاہر کر سکتے ہوں مگر (یہ وہ ہی کر سکتا ہے) جو حدیث کے متفرقات کو جمع کر لے اور مختلف حصوں کو لکھ لے اور اس کے بعض کو بعض میں ضم کر دے اور اس کے ابواب کی تصنیف اور اصناف کی ترتیب میں مشغول ہو جائے"

حافظ ابن حجر (852ھ) لکھتے ہیں:

"أن بعض الرواة يختصر الحديث وأن المتعين على من يتكلم على الأحاديث أن يجمع طرقها ثم يجمع ألفاظ المتون إذا صحت الطرق ويشرحها على أنه حديث واحد فإن الحديث أولى ما فسر بالحديث"(9)

"بعض رواۃ، حدیث کا اختصار کر دیتے ہیں اور بے شک احادیث پر گفتگو کرنے والے پر متعین بات یہی ہے کہ وہ ان کے طرق جمع کرے، متون کے الفاظ کو یکجا کرے اور جب طرق کی تصحیح ہو جائے تو اسے ایک ہی حدیث کے طور پر اسکی تشریح کرے۔ بے شک حدیث کی تفسیر حدیث سے بالاولی کی جاسکتی ہے "

متون الحدیث کے تدوینی مراحل

متون حدیث کی تدوین کے ادوار کو چار مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا مرحلہ: مع اسناد متون کا اندراج :

ان کی مثال معروف کتب احادیث بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، مسانید و مصنفات وغیرہ ہیں جن میں محدثین نے مکررات کو الگ متن اور سند کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر ذکر کیا ہے۔

دوسرا مرحلہ: مختلف کتب احادیث کے متون کو ایک جگہ جمع کرنا:

دوسرا مرحلہ احادیث کے متون کو ایک جگہ جمع کرنا تھا۔ جس میں مرتبین امہات الکتب میں وارد شدہ احادیث کے متون کو ایک ہی جگہ جمع کر دیتے ہیں ان میں جمع الجوامع کی کتب شامل ہیں۔

⦿ جمع الجوامع:

⦿ کتاب رزین کا تعارف:

رزین بن معاویہ عبدری (535ھ) کے مختلف کتب کی احادیث کو ایک جگہ جمع کرنے کی یہ ایک اہم کاوش تھی اس میں امام صاحب نے کتب ستہ: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، جامع ترمذی، سنن نسائی اور اسکے علاوہ موطا امام مالک کی روایات کو جمع کیا اور اختصار کرتے ہوئے مکرر احادیث کو حذف کر دیا، اسی طرح انہیں فقہی ابواب میں ترتیب دیا۔

⦿ جامع الاصول فی احادیث الرسول:

جامع الاصول فی احادیث الرسول لابی سعادات مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن اثیر الجزری(606ھ): یہ کتاب 15 مجلدات پر مشتمل ہے جس میں 9523احادیث جمع کی گئی ہیں یہ کتاب اصل میں ابوالحسن رزین بن معاویہ بن عمار عبدری(535ھ) کی تہذیب ہے جس میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، جامع ترمذی، سنن نسائی، موطا امام مالک کی روایات جمع کی گئی تھیں

کتاب رزین کی جامعیت وافادیت کے پیش نظر حافظ ابن اثیر نے اس کتاب کی تہذیب وتسہیل کی۔

⦿ جامع السنن والمسانید:

یہ کتاب حافظ اسمعیل بن کثیر قرشی دمشقی (م774ھ) کا مایہ ناز علمی شاہکار ہے، اس میں حدیث کی دس بڑی کتب: مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی، مسند بزار اور مسند ابی یعلی کی احادیث کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے، بسا اوقات ان کتب کے علاوہ دیگر کتب کی احادیث بھی وارد کر دیتے ہیں جن میں حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، کتاب الاصول لابن ابی الدنیا، اسد الغابہ لابن الاثیر اور الاصابہ لابن حجر شامل ہیں مسند کی طرز پر جمع شدہ

اس عظیم کتاب کی حافظ ابن کثیر کی تیار کردہ جلدوں کی تعداد 37 اور اضافہ شدہ جلدوں کی تعداد تین ہے، کل جلدیں 40 بنتی ہیں۔

⊙ الجامع الصغیر :

یہ کتاب حافظ جلال الدین ابوالفضل بن ابی بکر بن محمد بن سابق سیوطی (911ھ) کا 3 مجلدات اور 14662 احادیث پر مشتمل مجموعہ ہے۔ یہ کتاب متون احادیث میں سے ایک جامع کتاب کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

⊙ الجامع الکبیر:

یہ کتاب بھی امام سیوطی کی مرتب کردہ ہے اس کی احادیث کی تعداد 46624 ہے اور اس کتاب میں انہوں نے نبی ﷺ کی قولی و فعلی احادیث کو بالاستیعاب جمع کرنے کی انتھک کوشش کی ہے۔ ان کی یہ کتاب تجمیع احادیث کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

⊙ کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال:

علامہ علی بن حسام الدین عبد الملک بن قاضی خان متقی ہندی (975ھ) نے اس کتاب کو مرتب کیا یہ 18 مجلدات پر مشتمل ہے یہ کتاب دراصل امام سیوطی کی تین کتب الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور زیادۃ الجامع کا مجموعہ ہے جسے مؤلف نے فقہی ترتیب پر بغیر کسی کمی بیشی کے مرتب کیا ہے۔

تیسرا مرحلہ: متون کی محدود واقعاتی ترتیب :

متون کے ایک جگہ جمع کرنے کی تیسری صورت یہ تھی کہ متون کی جزئیات و زوائد جو کہ مختلف مقامات کتب میں بکھرے پڑے ہیں انہیں ایک متن میں سیاق وسباق کا خیال رکھتے ہوئے جمع کر دینا ہے۔ اس کی افادیت کو سمجھا گیا اور محدثین اس صورت کو محدود صورت میں عمل میں لائے۔

علامہ البانی (1420ھ) ایک حدیث کے متن کو ذکر کرتے ہیں:

"إن ملك الموت كان يأتي الناس عيانا، حتى أتى موسى عليه السلام، فقال

له: أجب ربك، قال: فلطم موسى عليه السلام، عين ملك الموت ففقأها، فرجع الملك إلى الله تعالى، فقال: [يا رب!] إنك أرسلتني إلى عبد لك لايريد الموت، وقد فقأ عيني، [ولولا كرامته عليك لشققت عليه] . قال: فرد الله إليه عينه، وقال: ارجع إلى عبدي فقل: الحياة تريد؟ فإن كنت تريد الحياة؛ فضع يدك على متن ثور، فما توارت يدك من شعرة؛ فإنك تعيش بها سنة، قال: [أي رب!] ثم مه؟ قال: ثم تموت، قال: فالآن من قريب، رب! أمتني من الأرض المقدسة رمية بحجر! [قال: فشمه شمة فقبض روحه، قال: فجاء بعد ذلك إلى الناس خفيا. [قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم:- والله! لو أني عنده لأريتكم قبره إلى جانب الطريق عند (وفي طريق: تحت) الكثيب الأحمر)" (١٥)

اس کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"هذا الحديث من الأحاديث الصحيحة المشهورة التي أخرجها الشيخان من طرق عن﴾ أبي هريرة رضي الله عنه وتلقته الأمة بالقبول، وقد جمعت ألفاظها والزيادات التي وقعت فيهاوسقتها لك سياقا واحدا كما ترى؛ لتأخذالقصة كاملة بجميع فوائدها المتفرقة في بطون مصادرها، الأمر الذي يساعدك على فهمها فهما صحيحا، لا إشكال فيه ولا شبهة، فتسلم لقول رسول الله– صلى الله عليه وسلم – تسليماوالطرق عنه ثلاثة: الأولى: عن طاوس عن أبي هريرة: أخرجه الشيخان وغيرهما، وعندهما الزيادة الثالثة، وهي الطريق المشار إليهافي آخر الحديث.

الثانية: عن همام عنه. أخرجاه أيضا وغيرهما، والسياق لمسلم، وهو أتم.
الثالثة: عن عمار بن أبي عمار قال: سمعت أبا هريرة يقول... أخرجه أحمد، وابن جرير الطبري في "التاريخ " ، وإسناده صحيح،وهو الطريق المشار إليه

في أول الحديث، وفيه كل الزيادات إلا الثالثة" (١١)

''یہ مشہور احادیث میں سے ایک حدیث ہے جسے شیخین نے حضرت ابوہریرہؓ کے طریق سے تخریج کیا ہے اور اسے امت کے ہاں تلقی بالقبول حاصل ہے۔ میں نے اسکے الفاظ اور اس میں پائے جانے والے زیادات کو اکٹھا کیا ہے۔ اور تیرے لیے ایک ہی سیاق میں انہیں ترتیب دیدیا ہے جس طرح کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ تاکہ آپ کو اپنے تمام فوائد کے ساتھ ایک ایسا قصہ مل سکے جو اس کے مصادر میں مختلف جگہوں پر تھا۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ جو تجھے تیری راست تفہیم میں معاون ثابت ہوگا اور کسی قسم کا اشکال وشبہہ نہیں ہوگا۔ پس تو رسول اللہ ﷺ کی بات پہ راضی ہو جا۔ مذکورہ روایت میں تین طرق ہیں پہلا یہ کہ ابی ھریرة عن طاؤس جو کہ شیخین وغیر ہما نے تخریج کی ہے اور ان کے نزدیک تیسری زیادت ہے اور وہ جو حدیث کے آخر میں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے دوسرا طریق عن أبي هريرة عن همام ہے اسے بھی شیخین وغیر ہما نے تخریج کیا ہے جبکہ سیاق مسلم کا ہے اور وہ مکمل ہے۔ اسی طرح تیسرا طریق عن عمار بن ابی عماره قال سمعت اباھریرة يقول .... سے ہے اسے احمد نے (مسند میں) اور ابن جریر الطبری نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ یہ سند پہلی حدیث میں مشار الیہ بن رہی ہے اور اس میں تیسرے کے علاوہ سب زیادات ہیں''

اس مرحلہ میں لکھی جانے والی کتب:

⊙ الجمع بین الصحیحین:

یہ کتاب ابو عبداللہ محمد بن ابی نصر فتوح ابن عبداللہ الحمیدی کی کاوش ہے جو اندلس کے جزیرہ میوسقہ میں (811ھ) میں پیدا ہوئے۔[12] اس کتاب میں امام صاحب نے محمد بن اسماعیل البخاری (256ھ) اور مسلم بن حجاج (261ھ) کی تالیفات کی روایات کو جمع کیا ہے امام صاحب نے اس کتاب میں صحیحین کی مشترک روایات کے متون کو متن واحد میں اختیاری ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ اس کتاب کے منہج سے متعلق محقق علی حسین لکھتے ہیں:

"ومنهاج أبی عبدالله فی جمع المتون المتقاربة يحذف كثيرا من الأحاديث

المكروة أو المتقاربة الألفاظ ،التى لم ير فيها زيادة تستحق التنبيه كما جمله هذا الملك على أن يجمع أحاديث طويلة جدا فى مكان واحد: كحديث السقيفة،و حديث اعتزال النبیﷺنساء، وحديث جابر والجمل ،وحديث عائشة في الحج والحيضة،وحديث الإفك، وحديث الهجرة وغيرها مما شغل كل حديث منها بضع صفحات .وإذا كان الغرض الرئيس للكتاب والمؤلف جمع الصحيحين و ترتيبها، وهذا عمل ليس باليسير،وفيه جهد كبير في تجميع الروايات و ترتيبها وعرضها إلا أن للحميدى فى الكتاب عملا وجهوادا كثيرة ولم يتوقف عند ما ذكرناه: فهويورد رواية للحديث ثم يقارنها بسائر الروايات وبيين ما بينها من زيادات أو اختلافات أو مشابهة فى بعض عبارات " (13)

"ابو عبداللہ کا متقارب متون کے جمع کرنے میں یہ منہج رہا ہے کہ انہوں نے احادیث کے اکثر مکررات اور متقارب الفاظ جنہیں وہ تنبیہ میں زیادت تصور نہیں کرتے انہیں حذف کر دیا ہے، جس طرح کہ انہوں نے خوبصورتی سے اس کام کو سر انجام دیا ہے کہ طویل تر احادیث کو ایک جگہ پر جمع کر دیا مثلا: حدیث السقیفہ، حدیث اعتزال النبی ﷺ نساء، حدیث جابر والجمل، حدیث عائشہ فی الحج والحیضہ، حدیث الافک اور ہجرت وغیرہ ان میں ہر حدیث چند صفحات پر مشتمل ہے۔
کتاب لکھنے کی بنیادی غرض یہی تھی جس کے لیے مولف نے صحیحین کو جمع کیا اور ترتیب دیا۔ یہ کام آسان نہ تھا روایات کو جمع کرنا، ترتیب دینا اور پیش کرنا ایک بڑی کاوش تھی مگر حمیدی نے یہ کام اس کتاب میں بڑی جدوجہد کے ساتھ ذرا توقف نہیں برتا۔ وہ حدیث کی روایت وارد کرتے ہیں پھر تمام روایات کا مقارنہ کرتے ہیں اس کی بعض عبارتوں میں زیادات، اختلافات اور مشابہات کو بیان کرتے دیتے ہیں"

جمع بین الصحیحین یہ متون کی واقعاتی اختیاری ترتیب کی پہلی کاوش تھی جو بخاری و مسلم کی احادیث کے متون کو متن واحد میں جمع کیا گیا:

مثال:

"عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني[14]وأخرجه مسلم أيضا من حديث أبي سلمة عن أبي قتادة بمثله وفي رواية إسحاق بن إبراهيم:حتى تروني قدخرجت[15]وهوعند البخاري[16]في حديث شيبان وعلي بن المبارك: وعليكم السكينة «إذا أقيمت الصلاة ، فلا تأتوها تسعون، وأتوها تمشون، عليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا»" [17]

''عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ،انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو اسی طرح کے الفاظ مسلم نے ابو سلمہ عن ابی قتادہ روایت کیے ہیں اور اسحاق بن ابراہیم کی روایت میں ہے حتی کہ مجھے نکلتا دیکھ لو۔اور بخاری میں شیبان اور علی بن مبارک کی حدیث میں ہے :اور تم سکون کو لازم پکڑو۔جب نماز کے لیے تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ (اپنی معمولی رفتار سے) آؤ پورے اطمینان کے ساتھ پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے تو اسے بعد میں پورا کرو''

مذکورہ بالا کتاب میں امام صاحب نے صرف وہ احادیث نقل کی ہیں جس میں بخاری و مسلم کی روایات متفق علیہ تھیں ان کے متون کے جمع کے وقت جزئیات کی ترتیب کا خیال رکھا ہے، لیکن متون حدیث کے جمع کے وقت ساتھ ساتھ بخاری و مسلم کے جز کی نشاندہی بھی کر دیتے ہیں گویا یہ متن واحد میں دو کتابوں کی مشترکہ حدیث کے مجمع کا ابتدائی کام تھا۔

⊙ اقضیۃ الرسول ﷺ:

اقضیۃ الرسول ﷺ لابی عبداللہ محمد بن فرج المالکی المعروف ابن الطلاع (497ھ) یہ کتاب محمد ضیاء الرحمان اعظمی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ قاہرہ سے چھپ چکی ہے اس میں مرتب نے واقعہ نگاری کرتے ہوئے نبی ﷺ کے فیصلوں بارے مختلف متون کو ان کی جزئیات کے ادغام کے

ساتھ ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے اور یہ اس نوعیت کا پہلا کام تھا، لیکن واقعات فرامین کی جزئیات مکمل نظر نہیں آتیں۔ مصنف نے اس کتاب میں ایک روایت کے مختلف کتب میں منتشر متون کو ایک ہی متن میں جمع کر دیا ہے اگرچہ اس کی ترتیب بھی واقعہ نگاری کے ساتھ ہے، لیکن مصنف نے اس میں دوران ترتیب جزئیات وزوائد کی ترتیب کاری میں مظنات متون کو بھی ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے۔

مثال:

حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الثيب کے عنوان کے تحت یہ روایت نقل کرتے ہیں:

"يزوجها أبوها بغير رضاهافي الموطأ والبخاري ومسلم والنسائي ومصنف عبد الرزاق عن خنساء ابنة خذام الأنصارية: أن أباها زوجها وهي ثيب، فكرهت ذلك فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحه» [18]ووقع في مصنف عبد الرزاق أنها تزوجت بعده أبا لبابة الأنصاري. وكنية جذام: أبو وريعة[19] ووقع أيضا فيه عن مهاجر بن عكرمة: أن بكرا أنكحها أبوها- وهي كارهة- فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فرد إليها أمرها. [20] وحدثنا ابن جريج عن أيوب عن عكرمة، وعن يحيى بن أبي كثير: أن ثيبا وبكرا أنكحهما أبوهما- وهما كارهتان- فجاءتا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فرد نكاحهما[21] وعن عبد الله بن بريدة أنه قال: جاءت امرأة بكر إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله إن أبي زوجني ابن أخ له يرفع خسيسته بي، ولم يستأمرني فهل لي في نفسي أمر؟ فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: «نعم» . فقالت له: ما كنت لأرد على أبي شيئا صنعه، ولكن أحببت أن تعلم النساء أن لهن في أنفسهن أمرا أم لا وفيه أيضا وفي الواضحة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يزوج امرأة من بناته جاء إلى الخدر فقال: «إن

فلانا يخطب فلانة» . فإن حركت الخدر لم يزوجها. وقال في الواضحة: فإن طعنت في الستر بأصبعيها لم يزوجها، وإن سكتت زوجها"(22)

''موطا، بخاری، مسلم، نسائی اور مصنف عبد الرزاق میں خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت ہے کہ اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی اور وہ ثیبہ تھی، اس نے اسے ناپسند کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا۔ مصنف عبد الرزاق میں ہی ہے کہ اس نے بعد میں ابو لبابہ انصاری سے شادی کر لی حذام کی کنیت ابو وریعہ تھی اسی طرح مہاجر بن عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی کے باپ نے اس کی شادی کر دی اور وہ اس کو ناپسند کرتی تھی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا معاملہ اس کی طرف کر دیا۔ ابن جریج عن ایوب عن عکرمہ عن یحی بن ابی کثیر سے ہے کہ ایک ثیبہ اور کنواری دونوں کا نکاح ان کے باپوں نے ان کی رضامندی کے بغیر کر دیا تو وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں آپ ﷺ نے ان دونوں کو نکاح میں اختیار دیدیا۔ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ نے میری شادی اپنے بھائی کے بیٹے سے کر دی ہے اور وہ میری وجہ سے عزت پانا چاہتا ہے۔ اور مجھ سے مشورہ بھی نہیں کیا تو کیا میرے لیے کوئی راہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا میرے باپ نے جو کر دیا میں اس پہ رد نہیں کرنا چاہتی، لیکن میں نے پسند کیا کہ عورتیں جان لیں ان کے ہاتھ میں اختیار ہے یا نہیں (اسی طرح اور ہے کہ) بے شک رسول اللہ ﷺ جب اپنی بیٹیوں میں سے کسی کی شادی کا ارادہ کرتے تو اس کے خیمے کی طرف آتے اور فرماتے بے شک فلاں نے فلانہ کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے پس اگر وہ خیمہ حرکت کرتا تو اس کی شادی نہ کرتے۔ (اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ) اگر وہ اپنی انگلیوں سے پردہ میں کچو کہ لگا دیتی تو اسکی شادی نہ کرتے اور اگر خاموش رہتی تو شادی کر دیتے''

چوتھا مرحلہ: انضمام جزئیات اور متون کی اختیاری ترتیب

اس مرحلہ میں کسی ایک حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے اس سے متعلق دیگر متون اور زوائد کو زمانی اور سیاق و سباق کی ترتیب سے اپنے اپنے محل پہ ضم کرنا ہے اس صورت میں متون کی جزئیات کو

اجتہادی ترتیب کے ساتھ ایک متن میں جمع کرنے کا فائدہ یہ تھا کہ ایک واقعہ یا حدیث کی تمام جزئیات جو مختلف رواۃ نے الگ الگ بیان کی ہیں اپنے سیاق وسباق کے ساتھ ایک جگہ پر جمع ہو جاتی ہیں جس سے درج کئے تمام پہلوؤں کو یکجا کر کے ان سے درست استنباط مسائل واحکام کو عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

⊙ مختصر صحیح البخاری للالبانی:

امام البانی (1420ھ) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے واقعاتی اجتہادی ترتیب کو مشکل صورت میں اپنایا اور عملی طور پر صحیح بخاری کا اختصار کرتے ہوئے بخاری کی مکررات کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ ایک روایت جو کہ بخاری کے مختلف ابواب میں مکرر آچکی تھیں انہیں حذف کرنے کی بجائے ایک حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے دیگر احادیث کے زوائد کو بنیادی حدیث میں درج کر دیا اور متن بناتے ہوئے اختیاری حد تک واقعاتی ترتیب کو ملحوظ رکھا متن واحد میں ایک سے زیادہ جزئیات رکھنے والی احادیث کو مکمل شکل دینا کہ اس کا سیاق وسباق اور فی نفسہ عبارت پوری طرح متشکل ہو جائے۔ اس نوعیت کا کام علامہ البانی نے کیا۔ علامہ البانی اپنے اس کام کے متعلق لکھتے ہیں:

" حذفت أسانيد أحاديثه كلها، ولم أبق منها إلا اسم الصحابي راوي الحديث عن النبي – صلى الله عليه وسلم – مباشرة، اللهم إلا ما لا بد منه من الرواة الذين قد تدور القصة عليهم، ولا تتم الرواية إلا بذكرهم ممن دون الصحابي. من المعلوم عند العارفين بـ "صحيح البخاري"

أنه يكرر الحديث في كتابه ويذكره في مواطن عديدة وكتب وأبواب مختلفة، وبروايات متعددة، ومن أكثر من طريق واحدة أحيانا، مطولا تارة، ومختصرا أخرى، وبناء عليه فإنني أختار من الروايات المكررة أتمها وأكملها، وأجعلها هي الأصل في "المختصر"، ولكنني لا أعرض عن الروايات الأخرى، بل أجري عليها دراسة خاصة، باحثا فيها عما إذا كان في شيء منها فائدة أو زيادة ما لم ترد في الرواية المختارة، فآخذها وأضمها إلى الأصل. ثم إن الضم

المذكور يكون على صورة من صورتين:

الأولى: إذا كانت الزيادة تقبل الانضمام إلى مكانها اللائق بها من الأصل، وتنسجم مع السباق والسياق منه بحيث لا يشعر القارئ الأديب بأنها زيادة، وضعتها في مكانها بين قوسين معقوفين"[23]

"میں نے اس کی احادیث کی تمام اسناد حذف کر دیں نبی ﷺ سے روایت کرنے والے رواۃ میں سے صرف صحابیؓ کا نام باقی رکھا۔ہاں وہ رواۃ کہ جن پر قصہ کا دار مدار تھا یاان کے ذکر کے بغیر صحابیؓ کے نام کے علاوہ روایت مکمل نہیں ہوتی تھی ان کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

صحیح بخاری کو جاننے والوں کو معلوم ہے کہ امام بخاری اپنی کتاب میں ایک حدیث کو مکرر بھی لاتے ہیں اوراس کا ذکر متعدد جگہ مختلف روایات کے ساتھ مختلف کتب وابواب میں کرتے ہیں اور اکثر طور پر ایک ہی سند کے ساتھ ہوتی ہیں کبھی تو مطول اور کبھی مختصر۔اسی کو بنیاد بناتے ہوئے میں نے مکرر روایات میں سے اتم اور اکمل روایات کا انتخاب کیا ہے اور اسے میں اپنی 'مختصر' میں بنیادی روایت بناؤں گا۔لیکن میں دیگر روایات کو نظر انداز نہیں کروں گا بل کہ میں خاص پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اگر اس میں کوئی مفید نکتہ ہو تو ذکر کروں گا یا پھر ایسے زائد الفاظ جو منتخب شدہ روایت میں نہ ہو ں انھیں اصلی روایت میں ضم کروں گا اور یہ انضمام دو صورتوں میں ہو گا

پہلا یہ کہ جب زیادت کے الفاظ اصلی روایات میں مناسب جگہ پر ضم ہونے کے قابل ہوں گے تو انھیں اسکے سیاق وسباق کے ساتھ اس طرح پیوست کیا جائے گا کہ ایک ادب سے آشنا قاری اس میں زیادت محسوس نہ کر پائے اور میں یہ الفاظ قوسین میں رکھوں گا"

علامہ البانی کی بخاری کے اختصار میں مکررات احادیث اور زوائد کو ایک ہی متن میں حسن ترتیب کی مثال پیش کی جاتی ہے:

"عن عائشة رضي الله عنها أم المؤمنين أنها قالت[24]: [كان] [25]أول ما بدىء به رسول الله – صلى الله عليه وسلم – من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم، فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح، ثم حبب إليه الخلاء ، وكان يخلو بغار حراء، فيتحنث فيه- وهو التعبد الليالي ذوات العدد- قبل أن ينزع إلى

أهله، ويتزود لذلك، ثم يرجع إلى خديجة، فيتزود لمثلها ، حتى جاءه [فجئه] [26]الحق وهو في غار حراء، فجاءه الملك [فيه] [27]فقال: اقرأ، قال: ما أنا بقارىء، قال: فأخذني، فغطني حتى بلغ مني الجهد، ثم أرسلني، فقال: اقرأ، قلت: ما أنا بقارىء، فأخذني فغطني الثانية، حتى بلغ مني الجهد، ثم أرسلني، فقال: اقرأ، فقلت: ما أنا بقارىء، فأخذني فغطني الثالثة، ثم أرسلني، فقال: {اقرأ باسم ربك الذي خلق. خلق الإنسان من علق. اقرأ وربك الأكرم. [الذي علم بالقلم. [28] علم الإنسان ما لم يعلم} الآيات]، فرجع بها رسول الله – صلى الله عليه وسلم – يرجف فؤاده [ترجف بوادره] [29]فدخل على خديجة بنت خويلد، فقال:زملوني زملوني، فزملوه حتى ذهب عنه الروع، فقال لخديجة: [مالي؟][30]وأخبرها الخبر [وقال:] [31]لقد خشيت على نفسي، فقالت [له] [32]خديجة: كلا [أبشر، فـ] [33]والله ما يخزيك الله أبدا[فوالله] [34]إنك لتصل الرحم[وتصدق الحديث][35]وتحمل الكل ، وتكسب المعدوم، وتقري الضيف، وتعين على نوائب الحق، فانطلقت به خديجة حتى أتت به ورقة بن نوفل ابن أسد بن عبد العزى [بن قصي وهو][36]ابن عم خديجة [أخي أبيها][37] وكان امرأ قد تنصر في الجاهلية، وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الإنجيل بالعبرانية [الكتاب العربي ويكتب من الإنجيل بالعربية] [38] ما شاء الله أن يكتب، وكان شيخا كبيرا قد عمي، فقالت له خديجة: يا ابن عم! اسمع من ابن أخيك، فقال له ورقة: يا ابن أخي! ماذا ترى؟ فأخبره رسول الله – صلى الله عليه وسلم – خبر ما رأى، فقال له ورقة: هذا الناموس الذي نزل الله على موسى، يا ليتني فيها جذعا، ليتني أكون حيا إذ يخرجك قومك، فقال رسول الله – صلى الله عليه

وسلم:ومخرجي هم؟ قال: نعم، لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به إلا عودي [أوذي] (39) ،وإن يدركني يومك أنصرك نصرا مؤزرا، ثم لم ينشب ورقة أن توفي، وفتر الوحي، [حتى حزن النبي صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤوس شواهق الجبال، فكلما أوفى بذروة جبل لكي يلقي منه نفسه؛ تبدى له جبريل فقال: يا محمد! إنك رسول الله حقا، فيسكن لذلك جأشه، وتقر نفسه، فيرجع، فإذا طالت عليه فترة الوحي غدا لمثل ذلك، فإذا أوفى بذروة جبل؛ تبدى له جبريل فقال له مثل ذلك [الناموس] (40):صاحب السر الذي يطلعه بما يستره عن غيره"(41)

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے بتلایا کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔آپ ﷺ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا۔ پھر من جانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ ﷺ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت اور یاد الٰہی وذکر وفکر میں مشغول رہتے۔جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا توشہ ہمراہ لیے ہوئے وہاں رہتے۔ توشہ ختم ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے، یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر حق منکشف ہو گیا[اور آپ غار حرا ہی میں] قیام پذیر تھے کہ اچانک حضرت جبرئیل آپ کے پاس [اس میں] حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! پڑھو آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا،آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو! میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے[جس نے قلم کے

ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا]۔ پس یہی آیتیں آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا[آپ حضرت خدیجہؓ کے ہاں تشریف لائے] اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ لوگوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا۔ جب آپ ﷺ کا ڈر جاتا رہا۔ تو آپؐ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ [مجھے کیا ہے؟ ور فرمایا] مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ڈھارس بندھائی اور [انہیں] کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ [میں آپ کو خوشخبری دیتی ہوں]خدا کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپؐ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں [سچی بات کی تصدیق کرنے والے ہیں]، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپؐ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقعت ذلت و خواری کی موت نہیں پا سکتا۔ پھر مزید تسلی کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل [بن قصی] کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ [انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ ورقہ اسی کو لکھتے تھے، ایک روایت میں ہے عربی میں لکھتے تھے] وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کیے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے [محمد ﷺ] کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجیئے وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس [معزز رازدان فرشتہ] ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش، میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ [اور تکلیف دیں گے] رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ [حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین و مقبول ہوں] ورقہ بولا ہاں یہ

سب کچھ سچ ہے۔ مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔ آنحضرت ﷺ کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا، لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرادیں تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے، لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور ایسا ارادہ کیا، لیکن جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبریل علیہ السلام سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی۔ ناموس محرم راز کو کہتے ہیں جو ایسے راز سے بھی آگاہ ہو جو آدمی دوسروں سے چھپائے۔"

⊙ الموسوعۃ القضائیہ:

الموسوعہ القضایۃ من موسوعہ الاحکام الصادرہ من المحاکم الاسلامیہ: یہ مؤسسۃ فلاح، لاہور کے تحت تیار کیا گیا تھا اور اس میں بھی نبی ﷺ کے فیصلوں کی جزئیات کو ایک ایک واقعہ کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے۔ اور اس میں کل 349 فیصلے رقم ہیں۔ اور اس کے متون کو فاؤنڈیشن کی لجنۃ نے تیار کیا۔ متون حدیث کی اس صورت میں مکمل طور پر واقعہ نگاری اور اختیاری اجتہادی ترتیب کو بروئے کار لا کر متن واحد میں احادیث کی جزئیات و زوائد کو اس کے محل پر رکھا گیا ہے۔ اور یہ ترتیب کا انداز پہلے ذکر کردہ مراحل سے جدید اور متون احادیث کے بکھرے ہوئے جزئیات کو اکٹھا کرنے کا بہترین انداز تھا۔

مذکورہ موسوعہ چونکہ نبی کے بیان کردہ فیصلوں پر ہے، لہٰذا اس موضوع کے اندر ان کو لجنۃ نے نبیؐ کے وہ تمام فیصلے جو انہوں نے اکٹھے کر دیئے ہیں۔ واقعہ نگاری کرتے ہوئے کتب احادیث، مصنفات اور زوائد کو خاص طور پر مصدر بنایا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ کتب سیر سے بھی روایات کو لیا گیا ہے۔

مثال:

حکم رسول اللہ ﷺ فی تحکیم سعد بن معاذ□

"حدیث عن عائشۃ رضی اللہ عنها(42) قالت اصیب سعد یوم الخندق رماہ رجل من قریش یقال لہ حبان ابن العرقہ رماہ فی الأکحل [فقطوا أکحلہ فحسمہ رسول اللہ ﷺ بالنار

فانتفخت يده فتركه فنزفه الدم فحسمه أخرى فانتخت يده فلما رأى ذلك قال اللهم لا تخرج نفسى حتي تقر عينى من بنى قريظة فاستمسك عرقه فما قطر قطرة] (43) فضرب النبیﷺخيمة فى المسجد ليعود من قريب فلما رجع رسول الله من الخندق وضع السلاح واغتسل فأتاه جبريل عليه السلام وهو ينقض رأسه من الغبارفقال: قد وضعت السلام!والله ما وضعته أخرج إليهم قال النبى فأين؟فأشارإلى بنى قريضة [فلبس رسول الله لامته وأذن في الناس بالرحيل] (44) [قال لايصلين أحد العصر إلا في بنى قريظة] (45) [فخرج رسول الله فمر على بنى غنم وهم جير ان المسجد فقال من مر بكم؟فقالوا مر بنا دحية الكلبى وكان دحية تشبه لحيتة ووجهه جبريل عليه السلام قالت] (46)فأتاهم رسول الله [فحاصرهم خمساء وعشرين ليلة.فلما اشتد حصارهم واشتد البلاء قيل لهم انزلوا على حكم رسول الله فاستشاروا أبا لبابة بن عبدالمنذر فأشاره إليهم أنه الذبح] (47) فنزلوا على حكمه فرد إلى سعد[قال ألا ترضون يامعشر الأوس أن يحكم فيهم رجل منكم فقالوا :بلى قال رسول الله فذلك سعد بن معاذ] (48)[نزل أهل قريظة على حكم سعد بن معاذفأرسل رسول الله إلى سعد فأتاه على حمار] (49)[عليه إكاف من ليف قد حمل عليه وحف به قومه(50)[وكان رجلا جسيما جميلا] (51) [قالوا له يا أبا عمروحلفاؤك ومواليك و أهل النكاية ومن قد علمت فلم يرجع إليهم شيئا ولايتفت إليهم حتى إذا دنا من دورهم إلتفت إلى قومه فقال:قد أتى لى أن لا يأخذنى فى الله لومة لائم] (52)[فلما دنا من المسجد قال رسول الله قوموا إلى سيدكم أو خيركم] (53)[فأنزلواه] (54)[فجاء حتى قعد إلى جنب النبى] (55)[ثم قال النبى إن هؤلاء نزلوا على حكمك] (56)[احكم فيهم يا سعد ،قال الله ورسوله أحق بالحكم قا:لقد أمرك الله أن تحكم فيهم] (57)قال فإنى أحكم فيهم ان تقتل المقاتلة وأن تسبى النساء والذرية وأن تقسم أموالهم [يستعين بهن المسلمون] (58)[فقال رسول الله لقد حكمت عليهم بحكم الله من فوق سبعة أرقعة] (59)[فحبسهم رسول الله بالمدينة فى دار بنت الحارث إمرأة من بنى النجار،ثم خرج رسول الله إلى سوق المدينة فخندق بها خنادق ثم بعث إليهم ،فضرب أعناقهم فى تلك الخنادق يخرج بهم إليه ارسالا وفيهم عدوا الله حيى بن أخطب وكعب بن أسد رأس قوم] (60) [وكانو أربعمائة] (61)قال عروة عن عائشة

رضى الله عنها أن سعد قال اللهم أنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلى أن أجاهدهم فيك من قوم كذوا رسولك و أخرجوه،اللهم فإنى أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم فإن كان بقي من حرب قريش شيء فأبقنى حتى أجاهدهم فيك وإن كنت وضعت الحرب فافجرها واجعل موتتى فيها فانفجرت من لبته فلم يرعهم وفى المسجد خيمة من بنى غفار إلا الدم يسيل إليهم فقالوا يا أهل الخيمة ما هذا الذى ياتنا من قبلكم؟فإذا سعد يغذوا جرحه دما[فما زال يسيل] (62)فمات منها رضى الله عنه[قال جابر قال رسول الله لقد اهتز عرش الرحمن لموت سعدبن معاذ]" (63)

"عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: غزوہ خندق کے موقع پر سعد زخمی ہو گئے تھے۔قریش کے ایک کافر شخص حران بن عرفہ نے ان پر تیر چلایا جوان کے بازو کی رگ میں لگا۔[ان کے بازو کی رگ کٹ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے آگ کے ساتھ داغ دیا جس سے ان کا ہاتھ پھول گیا تو آپ ﷺ اسے چھوڑ دیا۔ان کا خون کافی مقدار میں بہہ گیا۔پھر دوسری دفعہ اسے داغا تو وہ دوبارہ پھول گیا،جب معاذ نے یہ صورت دیکھی تو انہوں نے دعا کی۔اے اللہ!اس وقت تک میری جان نہ نکلے جب تک میں بنو قریظہ کے انجام کو نہ دیکھ لوں،انہوں نے اپنی رگ کو پکڑ لیا پھر ایک قطرہ بھی خون نہ نکلا]رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے لیے مسجد میں خیمہ لگا دیا تاکہ قریب رہ کر ان کی عیادت کر سکیں۔جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس آئے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمالیا تو جبریل علیہ السلام ان کے پاس آئے وہ گرد و غبار سے اپنا سر جھاڑ رہے تھے اور کہا آپ ﷺ نے ہتھیار اتار دیے ہیں،اللہ کی قسم!میں نے ابھی نہیں اتارے،ان کی طرف نکلیے،نبی ﷺ نے پوچھا: کہاں؟تو انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کر دیا۔[رسول اللہ ﷺ نے اپنا خود پہن لیا اور لوگوں کو کوچ کا حکم دیا][آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی عصر کی نماز بنی قریظہ کے علاوہ نہ پڑھے][رسول اللہ ﷺ نکلے،جب بنو غنم کے پاس سے گزرے جو مسجد کے پڑوسی تھے،ان سے پوچھا: تمہارے پاس سے کون گزرا ہے؟انہوں نے کہا: ہمارے پاس سے دحیہ کلبی گزرے ہیں، جو داڑھی اور چہرے کے اعتبار سے جبریل علیہ السلام سے مشابہت رکھتے تھے حضرت عائشہؓ نے کہا]رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کے پاس آئے[ان کا پچیس راتوں تک محاصرہ کیے رکھا۔جب محاصرہ اور مصیبت سخت ہو گئی تو انہیں کہا گیا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ہتھیار ڈال دو،انہوں نے ابو

لبابہ بن عبد المنذر سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے ذبح کرنے کا اشارہ دے دیا] انہوں نے ہتھیار ڈال دیے تو آپ ﷺ نے سعد کو حکم بنادیا۔[آپ ﷺ نے پوچھا: اے قبیلہ اوس کے لوگو! کیا تمہیں پسند نہیں ہے کہ تمہارا اپنا آدمی ان کے بارے میں حکم بنے انہوں نے کہا: کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ سعد بن معاذ ہیں][بنو قریظہ نے سعد بن معاذ کو حکم مان کر ہتھیار ڈال دیے تو وہ گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے][جس گدھے پر وہ سوار تھے اس پر کھجور کی چھال کا پالان تھا اور ان کی قوم کے لوگ ان کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے وہ بہت بھر پور جسم والے اور خوبصورت آدمی تھے][انہیں کہا گیا اے ابو عمرو! یہ آپ کے حلیف اور دوست ہیں یہ قاتل بھی ہیں اور انہیں آپ جانتے بھی ہیں، لیکن وہ ان کی طرف مائل نہ ہوئے اور نہ ان کی طرف جھکاؤ کیا، جب ان کے گھروں کے قریب گئے تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: مجھے اس لیے لایا گیا ہے تاکہ مجھے اللہ کے بارے میں، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نقصان نہ دے][جب وہ مسجد کے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار یایوں کہا کہ اپنے بہترین شخص کے لیے کھڑے ہو جاؤ][لوگوں نے ان کو نیچے اتار دیا][وہ آئے اور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گئے][نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے آپ کے حکم ہونے پر ہتھیار ڈالے ہیں][اے سعد! ان کے بارے میں فیصلہ کیجئے، انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ فیصلہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے ان کے بارے میں آپ کو فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے] تو معاذ نے کہا: ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے لڑائی کے قابل مردوں کو قتل کر دیا جائے، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے مالوں کو تقسیم کر لیا جائے [ان سے مسلمان فائدہ حاصل کریں گے][رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے متعلق آپ کا فیصلہ سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالی کے فیصلے کے مطابق ہی ہے][رسول اللہ ﷺ نے انہیں مدینہ میں بنت حارث کے گھر میں قید فرمادیا جو بنی نجار کی ایک عورت تھی۔ پھر آپ ﷺ مدینہ کے بازار کی طرف نکلے اور وہاں خندقیں کھدوائیں، ان کو وہاں لایا جاتا اور ان خندقوں میں قتل کر دیا جاتا، ان میں اللہ تعالی کا دشمن حی بن اخطب اور سردار قوم کعب بن اسد بھی تھا][ان کی تعداد چار سو تھی] عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت بیان کی کہ سعد نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ تعالی! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوچیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کو

جھٹلایا اور انہیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انکی اور ہماری لڑائی ختم کر دی ہے۔، لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا بھی سلسلہ ابھی باقی ہو تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھیے ۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں اور اگر لڑائی کے سلسلے تو نے ختم ہی کر دیے ہیں تو میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔ اس دعا کے بعد سینے پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے صحابہ کا بھی ایک خیمہ تھا۔ خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبرائے اور انہوں نے کہا: اے خیمہ والو! تمہاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں بہہ کر آرہا ہے؟ دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا[پھر وہ خون بہتا ہی رہا]اسی سے ان کی وفات ہو گئی[رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا "[

مذکورہ بالا تفصیلی مندرجات سے متون احادیث کی واقعاتی تدوین کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ مسائل کے فقہی استنباطات کے لیے ضروری ہے کہ احادیث کے تمام تر ذخیرے کو اس ڈھب پر مدون کر دیا جائے تاکہ ہر حدیث کے زوائد و متون ایک ہی جگہ سے حاصل ہو سکیں اور طالبان علم و قانون اس سے کماحقہ استفادہ کر سکیں۔

نتیجہ بحث

احکام شریعت کے صحیح اور درست نتائج و مقصود کے حصول کے لیے از بس ضروری ہے کہ نصوص احادیث کی مکمل جزئیات کو ایک جگہ جمع کیا جائے تاکہ اس حدیث یا واقعہ کے تمام تر الفاظ اور پہلو ایک مکمل تصویر کی طرح متدل کے سامنے آجائیں۔ محدثین نے مختلف ادوار میں متون حدیث کو جمع کیا جیسے کتب تسعہ کی روایات کو اپنی جامعات یا سنن میں مکرر روایات کو مع سند جمع کر دیا اسی طرح بعد میں آنے والے محدثین نے مکررات کو حذف کر کے جوامع اور دیگر کتب احادیث سے روایات کو ایک جگہ جمع کر دیا اس کے بعد کے مراحل میں اپنی اپنی وسعت کے مطابق کتب احادیث میں موجود روایات کا احاطہ کرنے کی اس طور کاوشیں کی جاتی رہی ہیں کہ ایک تو تمام متون حدیث کی جزئیات اکٹھی ہو جائیں دوسرا ان جزئیات کی سیاق سباق کو پورا کرتے ہوئے واقعاتی اجتہادی و اختیاری ترتیب مکمل کی جائے جس سے متعلقہ حدیث کی نہ صرف پوری نصوص سامنے آجاتی ہیں

بلکہ وہ فقہی اختلافات جو احادیث میں الفاظ وعبارات پر اطلاع نہ پانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں انکی درستی ہوسکتی ہے۔ان آخری مراحل میں محمد بن ابی نصر،ابن الطلاع اور امام البانی قابل ذکر ہیں۔

حوالہ جات

1 خطیب البغدادی،احمد بن علی،الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع،(الریاض:مکتبہ المعارف،س ن)،2/ 212

2 ابن الصلاح،عثمان بن عبدالرحمان،مقدمہ ابن الصلاح بتحقیق نور الدین عتر،(بیروت:دارالفکر،1406ھ)،ص:91

3 الذہبی،محمد بن احمد،تذکرۃ الحفاظ،(بیروت:دارالکتب العلمیہ،الطبعہ الاولی،1419ھ)،2/ 76

4 السخاوی،محمد بن عبدالرحمان،فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی،(مصر:مکتبہ السنہ،الطبعۃ الاولی،1424ھ)،3/ 299

5 الذہبی،محمد بن احمد،سیر اعلام النبلاء،(القاہرہ:دارالحدیث،2006ء)،11/ 229

6 الذہبی،سیر اعلام النبلاء،8/ 161؛الخطیب البغدادی،احمد بن علی،تاریخ بغداد،(بیروت:دارالغرب الاسلامی،الطبعہ الاولی،2002ء)،4/ 5

7 الشاطبی،ابراہیم بن موسی،الاعتصام،(السعودیہ:دار ابن عفان،الطبعہ الاولی،1412ھ)،ص:311

8 الخطیب البغدادی،الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع،2/ 280

9 ابن حجر،احمد بن علی،فتح الباری،(بیروت:دارالمعرفہ،1379ھ)،6/ 475

10 البانی،محمد ناصر الدین بن الحاج نوح،سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ،(الریاض:مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع،الطبعہ الاولی،س ن)،7/ 826،رقم الحدیث:3279

11 البانی،سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ،7/ 826،رقم الحدیث:3279

12 الحموی،یاقوت بن عبداللہ،معجم البلدان،(بیروت:دار صادر،1995ء)،5/ 246

13 الحمیدی،محمد بن فتوح،الجمع بین الصحیحین،مقدمہ للمحقق الدکتور علی حسین البواب،(بیروت:دار ابن حزم،الطبعہ الثانیہ،1423ھ)،ص:14-15

14 بخاری،محمد بن اسمعیل،الجامع الصحیح،کتاب الاذان،باب متی یقوم الناس اذا راوا الامام عند الاقامہ،(بیروت:دار طوق النجاۃ،الطبعہ الاولی،1422ھ)،رقم الحدیث:637

15 مسلم،الجامع الصحیح،کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ،باب متی یقوم الناس للصلاۃ،(بیروت:داراحیاء التراث العربی،س ن)،رقم الحدیث:604

16 بخاری الجامع الصحیح،کتاب الجمعہ،باب المشی الی الجمعہ،رقم الحدیث:909

17 الحمیدی،الجمع بین الصحیحین،1/ 454

18 بخاری،الجامع الصحیح،کتاب النکاح،باب اذا زوج ابنتہ وھی کارہۃ،رقم الحدیث:5138۔مالک بن انس،الموطا،کتاب النکاح باب جامع مالا یجوز النکاح،(ابوظبی:مؤسسہ زاید بن سلطان،الطبعہ الاولی،1425ھ)،رقم الحدیث:1959۔النسائی،احمد بن شعیب،السنن،الثیب یزوجھا ابوھا وھی کارہۃ،(بیروت:مؤسسہ الرسالہ،الطبعہ الاولی،2001ء)،رقم الحدیث:3268۔عبدالرزاق بن ہمام،الصنعانی،المصنف،(بیروت:المکتب الاسلامی،الطبعہ الثانیہ،1403ھ)،6/ 147،رقم الحدیث:10307

19 عبدالرزاق،المصنف،6ر147،رقم الحدیث:10307
20 ایضا،6ر145،رقم الحدیث:10301
21 ایضاً،6ر147،رقم الحدیث:10306
22 عبدالرزاق،المصنف،6ر141،رقم الحدیث:10277،الحمیدی،الجمع بین الصحیحین،ص:61
23 البانی، محمد ناصرالدین بن الحاج نوح، مختصر صحیح البخاری،(الریاض:مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع،الطبعہ الاولی،2002ء)،1ر7
24 بخاری،الجامع الصحیح، باب بدءالوحی،رقم الحدیث:3
25 ایضا،کتاب تفسیر القرآن،باب ماودعک ربک وما قلی،رقم الحدیث:6
26 بخاری،الجامع الصحیح،کتاب تفسیر القرآن،باب ماودعک ربک وما قلی،رقم الحدیث:6
27 ایضا،کتاب التعبیر،باب اول مابدءر سول اللہ ﷺ،رقم الحدیث:6982
28 ایضا،رقم الحدیث:4953
29 ایضا،رقم الحدیث:6982
30 ایضا،رقم الحدیث:4953
31 ایضا،رقم الحدیث:6982
32 ایضاً
33 ایضا،رقم الحدیث:4953
34 ایضا،رقم الحدیث:6982
35 ایضاً
36 ایضاً
37 ایضا،کتاب التعبیر،باب اول مابدءبہ رسول اللہ ﷺ،رقم الحدیث:4953
38 ایضاً
39 بخاری،کتاب التعبیر،باب اول مابدءبہ رسول اللہ ﷺ،رقم الحدیث:4953
40 ایضا،رقم الحدیث:6982
41 البانی، مختصر صحیح البخاری،کتاب بدءالوحی،باب کیف کان بدءالوحی،1ر 16،رقم الحدیث:3
42 بخاری،الجامع الصحیح،کتاب المغازی،باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب،رقم الحدیث:4122
43 الترمذی، محمد بن عیسی،السنن،کتاب السیر،باب ماجاءفی النزول علی الحکم،(مصر:مصطفی البابی،الطبعہ الثانیہ،1975ء)،رقم الحدیث: 1582
44 الہیثمی، علی بن ابی بکر،مجمع الزوائد،(القاہرہ:مکتبہ القدسی،1414ھ)،6ر137
45 بخاری،الجامع الصحیح،کتاب المغازی،باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب،رقم الحدیث:4119
46 الہیثمی،مجمع الزوائد،6ر138
47 ایضا
48 ابن ہشام،السیرۃ النبویہ،(مصر:مکتبہ مصطفی البابی،الطبعہ الثانیہ،1375ھ)،2ر239

49 مسلم،الجامع الصحیح،کتاب الجهاد والسیر، باب جواز القتال من نقض العهد، رقم الحدیث:1768

50 الهیثمی، مجمع الزوائد،6ر138

51 ابن ہشام،السیرۃ النبویہ،2ر239

52 الهیثمی، مجمع الزوائد،6ر138

53 مسلم،الجامع الصحیح،کتاب الجهاد والسیر، باب جواز القتال من نقض العهد، رقم الحدیث:1768

54 الهیثمی، مجمع الزوائد،6ر138

55 سعید بن منصور،السنن،کتاب الجهاد، باب جامع الشهادۃ،(الهند: الدار السلفیہ،الطبعہ الاولی،1982ء) 2ر396

56 مسلم،الجامع الصحیح،کتاب الجهاد والسیر، باب جواز القتال من نقض العهد، رقم الحدیث:1768

57 ابن حجر، فتح الباری7ر412

58 الترمذی،السنن،کتاب السیر، باب ماجاء فی النزول علی الحکم، رقم الحدیث:1582

59 بیهقی،احمد بن حسین،دلائل النبوۃ،(بیروت: دار الکتب العلمیہ،الطبعہ الاولی،1405ھ)،4ر18

60 ابن ہشام،السیرۃ النبویہ،2ر241

61 الترمذی،السنن،کتاب السیر، باب ماجاء فی النزول علی الحکم، رقم الحدیث:1582

62 مسلم،الجامع الصحیح،کتاب الجهاد والسیر، باب جواز القتال من نقض العهد، رقم الحدیث:1769

63 مسلم،الجامع الصحیح،کتاب الفضائل، باب من فضائل سعد بن معاذ، رقم الحدیث:2466